مرکز قرآن وسنہ

جماعت اسلامی کراچی

501 قائدین کالونی، نزد اسلامیہ کالج، کراچی

دستورِ جماعت اسلامی پاکستان

دستورِ جماعت اسلامی پاکستان

حصہ اول

نام، نصب العین اور شرائط و فرائضِ رکنیت

دفعہ ۱:

نام

اس جماعت کا نام

"جماعت اسلامی پاکستان"

اور اس دستور کا نام

"دستور جماعت اسلامی پاکستان"

ہوگا۔

دفعہ۲: # تاریخ نفاذ

یہ دستور

یکم جون ۱۹۵۷ء

بمطابق

۲ **ذی القعدہ** ۱۳۷۶ھ

سے نافذ العمل ہوگا۔

جماعتِ اسلامی پاکستان

کا بنیادی عقیدہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

ہوگا۔ یعنی یہ کہ صرف اللہ ہی ایک الٰہ ہے، اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

تشریح

اس عقیدے کے پہلے جز و یعنی اللہ کے واحد الٰہ ہونے اور کسی دوسرے کے الٰہ نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ زمین اور آسمان اور جو کچھ زمین اور آسمان میں ہے سب کا

خالق، پروردگار، مالک اور تکوینی و تشریعی حاکم

صرف **اللہ** ہے، ان میں سے کسی حیثیت میں بھی کوئی اس کا شریک نہیں ہے۔

اس عقیدے کے پہلے جز کو جاننے اور تسلیم کرنے کے بعد لازم آتا ہے کہ:

(1)

انسان اللہ کے سوا کسی کو

ولی و کارساز، حاجت روا اور مشکل کشا،

فریادرس اور حامی و ناصر نہ سمجھے

کیونکہ اللہ کے علاوہ کسی دوسرے کے پاس
کوئی اقتدار ہی نہیں ہے۔

یعنی

(2)

☆ اللہ کے سوا کسی کو نفع و نقصان پہنچانے والا نہ سمجھے

☆ کسی سے تقویٰ اور خوف نہ کرے

☆ کسی پر توکل نہ کرے

☆ کسی سے امیدیں وابستہ نہ کرے

کیونکہ تمام اختیارات کا مالک وہی اکیلا ہے

(3)

☆ اللہ کے سوا کسی سے دعا نہ مانگے

☆ کسی کی پناہ نہ ڈھونڈے

☆ کسی کو مدد کے لیے نہ پکارے

☆ کسی کو خدائی انتظامات میں ایسا دخیل اور زور آور بھی نہ سمجھے کہ اس کی سفارش قضائے الٰہی کو ٹال سکتی ہو

کیونکہ خدا کی سلطنت میں سب بے اختیار رعیت ہیں، خواہ فرشتے ہوں یا انبیاء یا اولیاء

(4)

☆ اللہ کے سوا کسی کے آگے سر نہ جھکائے

☆ کسی کی پرستش نہ کرے

☆ کسی کو نذر نہ دے

☆ اور کسی کے ساتھ وہ معاملہ نہ کرے جو مشرکین اپنے معبودوں کے ساتھ کرتے رہے ہیں

کیونکہ تنہا ایک اللہ ہی عبادت کا مستحق ہے

(5)

☆ اللہ کے سوا کسی کو بادشاہ، مالک الملک اور مقتدرِ اعلیٰ تسلیم نہ کرے

☆ کسی بااختیارِ خود حکم دینے اور منع کرنے کا مجاز نہ سمجھے

☆ کسی کو مستقل بالذات شارع اور قانون ساز نہ مانے

☆ اور ان تمام اطاعتوں کو تسلیم کرنے سے انکار کردے جو اللہ کی

کیونکہ اپنے ملک کا ایک ہی جائز مالک اور اپنی خلق کا ایک ہی جائز حاکم اللہ ہے۔ اس کے سوا کسی کو مالکیت اور حاکمیت کا حق نہیں پہنچتا

(6)

☆ انسان اپنی آزادی و خود مختاری سے دست بردار ہو جائے۔

☆ اپنی خواہشاتِ نفس کی بندگی چھوڑ دے اور اللہ کا بندہ بن کر رہے جس کو اس نے الٰہ تسلیم کیا ہے۔

(7)

☆ اپنے آپ کو کسی چیز کا مالکِ مختار نہ سمجھے

☆ بلکہ ہر چیز حتی کہ اپنی جان

☆ اپنے اعضاء

☆ اور اپنی ذہنی و جسمانی قوتوں کو بھی اللہ کی مِلک اور اس کی طرف سے امانت سمجھے۔

(8)

اپنے آپ کو اللہ کے سامنے ذمہ دار اور جواب دہ سمجھے اور اپنی قوتوں کے استعمال اور اپنے برتاؤ اور تصرفات میں ہمیشہ اس حقیقت کو ملحوظ رکھے کہ اسے قیامت کے روز اللہ کو ان سب چیزوں کا حساب دینا ہے۔

(9)

اپنی پسند کا معیار اللہ کی پسند کو اور اپنی ناپسندیدگی کا معیار اللہ کی ناپسندیدگی کو بنائیے۔

(10)

اللہ کی رضا اور اس کے قرب کو اپنی

تمام سعی و جہد کا مقصود اور اپنی پوری

زندگی کا محور ٹھہرائیے۔

(11)

اپنے لیے **اخلاق میں، برتاؤ میں، معاشرت** اور **تمدن میں، معیشت** اور **سیاست میں**، غرض زندگی کے ہر معاملے میں صرف **اللہ** کی ہدایت تسلیم کرے اور ہر اس طریقے اور ضابطے کو رد کردے جو اللہ کی شریعت کے خلاف ہو۔

عقیدے کا دوسرا جز

اس عقیدے کے دوسرے جز یعنی محمد ﷺ کے رسول اللہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ سلطانِ کائنات کی طرف سے روئے زمین پر بسنے والے انسانوں کو جس آخری نبی کے ذریعہ سے مستند ہدایت نامہ اور ضابطہِ قانون بھیجا گیا اور جس کو اس ضابطہ کے مطابق کام کرکے ایک مکمل نمونہ قائم کردینے پر مامور کیا گیا، وہ محمد ﷺ ہیں۔

اس امر واقعی کو جاننے اور تسلیم کرنے سے لازم آتا ہے کہ:

(1)

انسان ہر اس تعلیم اور ہر اس ہدایت کو بے چون و چرا قبول کرے جو محمدؐ سے ثابت ہو۔

(2)

اس کو کسی حکم کی تعمیل پر آمادہ کرنے کے لیے اور کسی طریقہ کی پیروی سے روک دینے کے لیے صرف اتنی بات کافی ہو کہ اس چیز کا حکم یا اس چیز کی ممانعت رسولِ خداؐ سے ثابت ہے۔ اس کے سوا کسی دوسری دلیل پر اس کی اطاعت موقوف نہ ہو۔

(3)

رسول خداؐ کے سوا کسی کی مستقل بالذات پیشوائی اور رہنمائی تسلیم نہ کرے۔ دوسرے انسانوں کی پیروی کتاب اللہ اور سنت رسول کے تحت ہو، نہ کہ ان سے آزاد۔

(4)

اپنی زندگی کے ہر معاملے میں خدا کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت کو حجت اور سند اور مرجع قرار دے، جو خیال یا عقیدہ یا طریقہ کتاب و سنت کے مطابق ہو اسے اختیار کرے۔

(5)

تمام عصبیتیں اپنے دل سے نکال دے خواہ وہ شخصی ہوں یا خاندانی، یا قبائلی و نسلی، یا قومی و وطنی، فرقی و گروہی۔ کسی کی محبت یا عقیدت میں ایسا گرفتار نہ ہو کہ رسولِ خدا کے لائے ہوئے حق کی محبت و عقیدت پر وہ غالب آجائے یا اس کی مدِ مقابل بن جائے۔

(6)

رسولِ خدا کے سوا کسی انسان کو معیار حق نہ بنائے، کسی کو تنقید سے بالاتر نہ سمجھے، کسی کی ذہنی غلامی میں مبتلا نہ ہو، ہر ایک کو خدا کے بنائے ہوئے اسی معیار کامل پر جانچے اور پرکھے اور جو اس معیار کے لحاظ سے جس درجہ میں ہو، اس کو اسی درجے میں رکھے۔

(7)

محمد ﷺ کے بعد پیدا ہونے والے کسی دوسرے انسان کا یہ منصب تسلیم نہ کرے کہ اس کو ماننے یا نہ ماننے پر آدمی کے کفر و ایمان کا فیصلہ ہو۔

دفعہ ۴: نصب العین

جماعت اسلامی پاکستان کا نصب العین اور اس کی تمام سعی و جہد کا مقصود عملاً

اقامتِ دین

(حکومتِ الٰہیہ یا اسلامی نظام زندگی کا قیام)

اور حقیقتاً

رضائے الٰہی اور فلاحِ اخروی کا حصول ہوگا

تشریح

"الدین"، حکومت الٰہیہ اور اسلامی نظامِ زندگی۔ تینوں اس جماعت کی اصطلاح میں ہم معنی الفاظ ہیں۔ قرآن مجید نے اپنے جس مفہوم کو بیان کرنے کے لیے "اقامت دین" کے الفاظ استعمال کیے ہیں اسی مفہوم کو جماعت اپنی زبان میں "حکومتِ الٰہیہ" یا اسلامی نظام زندگی کے قیام سے ادا کرتی ہے۔ ان تینوں کا مطلب اس کے نزدیک ایک ہی ہے۔

اور وہ یہ کہ انسانی زندگی کے جس دائرے میں انسان کو اختیار حاصل ہے اس میں وہ برضا ورغبت اسی طرح اللہ کی تشریعی حکومت تسلیم کرے جس طرح دائرہ جبر میں کائنات کا ذرہ ذرہ چارو ناچار اس کی تکوینی حکومت تسلیم کررہا ہے۔ اللہ کی اس تشریعی حکومت کے آگے سر جھکانے سے جو طریقِ زندگی رونما ہوتا ہے وہی "الدین" ہے، وہی "حکومت الٰہیہ" ہے اور وہی "اسلامی نظام زندگی ہے۔

اقامتِ دین سے مقصود دین کے کسی خاص حصے کی اقامت نہیں بلکہ پورے دین کی اقامت ہے خواہ اس کا تعلق انفرادی زندگی سے ہو یا اجتماعی زندگی سے، نماز، روزہ اور حج زکوۃ سے ہو یا معیشت و معاشرت اور تمدن و سیاست سے ۔ اسلام کا کوئی حصہ بھی غیر ضروری نہیں ہے۔ پورے کا پورا اسلام ضروری ہے۔ ایک مومن کا کام یہ ہے کہ اس پورے اسلام کو کسی تجزیہ و تقسیم کے بغیر قائم کرنے کی جدو جہد کرے۔ اس کے جس حصے کا تعلق افراد کی اپنی ذات سے ہے، ہر مومن کو اسے بطور خود اپنی زندگی میں قائم کرنا چاہیے اور جس حصے کا قیام اجتماعی جدو جہد کے بغیر نہیں ہو سکتا۔

اہل ایمان کو مل کر اس کے لیے جماعتی نظم اور سعی کا اہتمام کرنا چاہیے۔ اگرچہ مومن کا اصل مقصد رضائے الٰہی کا حصول اور آخرت کی فلاح ہے، مگر اس مقصد کا حصول اس کے بغیر ممکن نہیں ہے کہ دنیا میں خدا کے دین کو قائم کرنے کی کوشش کی جائے۔ اس لیے مومن کا عملی نصب العین اقامت دین اور حقیقی نصب العین وہ رضائے الٰہی ہے جو اقامتِ دین کی سعی کے نتیجے میں حاصل ہو گی۔

دفعہ ۵: جماعت اسلامی کا طریقہ کار

جماعت کا مستقل طریقِ کار یہ ہو گا کہ:

(1)

وہ کسی امر کا فیصلہ کرنے یا کوئی قدم اٹھانے سے پہلے یہ دیکھے گی کہ خدا اور رسول کی ہدایت کیا ہے۔ دوسری ساری باتوں کو ثانوی حیثیت سے صرف اس حد تک پیشِ نظر رکھے گی جہاں تک اسلام میں اس کی گنجائش ہو گی۔

(2)

اپنے مقصد اور نصب العین کے حصول کے لیے جماعت کبھی ایسے ذرائع اور طریقوں کو استعمال نہیں کرے گی جو صداقت اور دیانت کے خلاف ہوں یا جن سے فساد فی الارض رونما ہو۔

(3)

جماعت اپنے پیشِ نظر اصلاح اور انقلاب کے لیے جمہوری اور آئینی طریقوں سے کام کرے گی۔ یعنی یہ کہ تبلیغ و تلقین اور اشاعت افکار کے ذریعہ سے ذہنوں اور سیرتوں کی اصلاح کی جائے اور رائے عامہ کو ان تغیرات کے لیے ہموار کیا جائے جو جماعت کے پیش نظر ہیں۔

(4)

جماعت اپنے نصب العین کے حصول کی جدوجہد خفیہ تحریکوں کے طرز پر نہیں کرے گی بلکہ کھلم کھلا اور علانیہ کرے گی۔

دفعہ ٦: شراکت رکنیت

ہر عاقل و بالغ شخص (خواہ وہ عورت ہو یا مرد اور خواہ وہ کسی ذات، برادری یا نسل سے تعلق رکھتا ہو) اس جماعت کا رکن بن سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ:

(1)

جماعت کے عقیدے کو اس کی تشریح کے ساتھ سمجھ لینے کے بعد شہادت دے کہ یہی اس کا عقیدہ ہے۔

(2)

جماعت کے نصب العین کو اس کی تشریح
کے ساتھ سمجھ لینے کے بعد اقرار کرے کہ
یہی اس کا نصب العین ہے۔

(3)

اس دستور کا مطالعہ کرنے کے بعد عہد کرے کہ وہ اس کے مطابق جماعت کے نظم کی پابندی کرے گا۔

(4)

فرائضِ شرعی کا پابند ہو اور کبائر سے اجتناب کرتا ہو۔

(5)

کوئی ایسا ذریعہِ معاش نہ رکھتا ہو جو معصیتِ فاحشہ کی تعریف میں آتا ہو مثلًا سود، شراب، زنا، رقص و سرود، شہادتِ زور، رشوت، خیانت، قمار وغیرہ

(6)

اگر اس کے قبضے میں ایسا مال (یا جائیداد) ہو جو حرام طریقے سے آیا ہو، یا جس میں حق داروں کے تلف کردہ حقوق شامل ہوں، تو اس سے دست بردار ہو جائے اور اہل حقوق کو ان کے حق پہنچا دے۔

تشریح

یہ عمل صرف اس صورت میں کرنا ہوگا جب کہ حق دار بھی معلوم ہوں اور وہ مال بھی معلوم و متعین ہو جس میں ان کا حق تلف ہوا ہے۔ بصورتِ دیگر توبہ اور آئندہ کے لیے طرزِ عمل کی اصلاح کافی ہو گی۔

(7)

کسی ایسی جماعت یا ادارے سے تعلق نہ رکھتا ہو جس کے اصول اور مقاصد جماعت اسلامی کے عقیدہ و نصب العین اور طریق کار کے خلاف ہوں۔

(8)

نظمِ جماعت اس کے بارے میں

مطمئن ہو جائے کہ وہ جماعت کی

رکنیت کا اہل ہے۔

دفعہ ۷: جماعت اسلامی کا طریقہ داخلہ

جماعت میں داخلہ کا طریقہ یہ ہوگا کہ امیدوار رکنیت، امیر جماعت یا اس کے مقرر کیے ہوئے کسی مجاز شخص کے سامنے اس بات کا اقرار کرے کہ:

اولاً

اس نے جماعت کے عقیدے کو اس کی تشریح کے ساتھ اچھی طرح سمجھ لیا ہے اور سمجھنے کے بعد اب پورے احساسِ ذمہ داری کے ساتھ شہادت دیتا ہے کہ اللہ وحدہ لاشریک کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

ثانیاً

اس نے جماعت کے نصب العین کو اس کی تشریح کے ساتھ اچھی طرح سمجھ لیا ہے اور وہ اسے سمجھنے کے بعد اقرار کرتا ہے کہ دنیا میں اللہ کے دین کو قائم کرنا، اس کی زندگی کا نصب العین ہے اور اسی نصب العین کے حصول کی سعی کے لیے وہ خالصتاً لِلّٰہ جماعت اسلامی میں داخل ہو رہا ہے۔اور اس کام میں اس کے پیشِ نظر اللہ تعالیٰ کی رضا اور فلاحِ اخروی کے سوا اور کوئی مقصد نہیں ہے۔

ثالثاً

اس نے دستورِ جماعت کو بھی اچھی طرح سمجھ لیا ہے اور وہ عہد کرتا ہے کہ اس دستور کے مطابق وہ نظامِ جماعت کا پوری طرح پابند رہے گا۔

دفعہ ۸: فرائض رکنیت

داخلہ جماعت کے بعد جو تغیرات ہر رکن کو بتدریج اپنی زندگی میں کرنے ہوں گے وہ یہ ہیں:

(1)

دین کا کم از کم اتنا علم حاصل کر لینا کہ اسلام اور جاہلیت (غیر اسلام) کا فرق معلوم ہو اور حدود اللہ سے واقفیت ہو جائے۔

(2)

تمام معاملات میں اپنے نقطۂِ نظر، خیال اور عمل کو کتاب وسنت کی تعلیمات کے مطابق ڈھالنا، اپنی زندگی کے مقصد، اپنی پسند اور قدر کے معیار اور اپنی وفاداریوں کے محور کو تبدیل کرکے رضائے الٰہی کے موافق بنانا اور اپنی خودسری اور نفس پرستی کے بت کو توڑ کر تابع امرِ رب بن جانا۔

(3)

ان تمام رسومِ جاہلیت سے اپنی زندگی کو پاک کرنا جو کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ کے خلاف ہوں اور اپنے ظاہر و باطن کو احکامِ شریعت کے مطابق بنانے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کرنا۔

(4)

ان تعصّبات اور دلچسپیوں سے اپنے قلب کو،
اور ان مشاغل اور جھگڑوں اور بحثوں سے
اپنی زندگی کو پاک کرنا جن کی بنا نفسانیت یا
دنیا پرستی پر ہو اور جن کی کوئی اور اہمیت دین
میں نہ ہو۔

(5)

فساق و فجار اور خدا سے غافل لوگوں سے موالات اور مودت کے تعلقات منقطع کرنا اور صالحین سے ربط قائم کرنا۔

(6)

اپنے معاملات کو راستی، عدل، خداترسی اور بے لاگ حق پرستی پر قائم کرنا۔

(7)

اپنی دوڑ دھوپ اور سعی و جہد کو **اقامت دین** کے نصب العین پر مرتکز کر دینا اور اپنی زندگی کی حقیقی ضرورتوں کے سوا ان تمام مصروفیتوں سے دست کش ہو جانا جو اس نصب العین کی طرف نہ لے جاتی ہوں۔

تشریح

ضروری نہیں کہ یہ تغیرات تمام اشخاص میں کمال درجے پر ہوں، مگر ہر شخص کو اس باب میں اپنی تکمیل کی کوشش کرنی ہوگی کیونکہ انہی تغیرات کے اعتبار سے ناقص یا کامل ہونے پر "جماعت اسلامی" میں ہر آدمی کے مرتبے کا تعین ہوگا۔

دفعہ ۹:

ہر رکنِ جماعت کے لیے لازم ہوگا کہ اپنے حلقۂ تعارف میں اور جہاں تک وہ پہنچ سکے بندگانِ خدا کے سامنے بالعموم جماعت کے عقیدے اور نصب العین (جس کی تشریح دفعہ ۴،۳ میں کی گئی ہے) کو پیش کرے، جو لوگ اس عقیدے اور نصب العین کو قبول کرلیں انہیں اقامتِ دین کے لیے منظّم جدوجہد کرنے پر آمادہ کرے اور جو لوگ جدوجہد کرنے کے لیے تیار ہوں، انہیں جماعت اسلامی کے نظام میں شامل ہونے کی دعوت دے۔

تشریح

اگر کوئی شخص جماعت اسلامی کے نصب العین، طریقِ کار، پروگرام اور نظام جماعت سے اتفاق کا اظہار کرنے کے باوجود کسی وجہ سے رکنیت کی ذمہ داریاں اٹھانے کے لیے تیار نہ ہو تو اس کو جماعت کے حلقہ متفقین میں شامل ہونے کی ترغیب دی جائے تاکہ جس حد تک بھی اس کے لیے ممکن ہو وہ اقامتِ دین کی سعی جماعت کے ساتھ تعاون کرے۔

دفعہ ۱۰: رکن خواتین کے فرائض

جو عورتیں جماعت اسلامی میں داخل ہوں، ان پر اپنے دائرہ عمل میں دفعہ 8,9 کے تمام اجزاء کا اطلاق ہوگا، نیز رکن جماعت ہونے کی حیثیت سے ایک عورت کے فرائض حسب ذیل ہوں گے۔

(1)

اپنے خاندان اور اپنے حلقہ تعارف میں جماعت کے عقیدہ و نصب العین کی دعوت پہنچائے۔

(2)

اپنے **شوہر، والدین، بھائی، بہنوں**

اور **خاندان** کے دوسرے افراد کو

بھی اس کی تبلیغ کرے۔

(3)

اپنے **بچوں** کے دلوں میں **نورِ ایمان** پیدا کرنے کی کوشش کرے۔

(4)

اگراس کا شوہر یا بیٹے یا باپ اور بھائی جماعت میں داخل ہوں تو اپنی **صابرانہ رفاقت** سے ان کی ہمت افزائی کرے اور جماعت کے نصب العین کی خدمت میں حتی الامکان ان کا ہاتھ بٹائے اور نزولِ مصائب کی صورت میں **صبر و ثبات** سے کام لے۔

(5)

اگر اس کا شوہر یا اس کے سرپرست **جاہلیت** میں مبتلا ہوں، حرام کماتے ہوں یا معاصی کا ارتکاب کرتے ہوں تو صبر کے ساتھ ان کی اصلاح کے لیے ساعی رہے، ان کی حرام کمائی اور ان کی ضلالتوں سے محفوظ رہنے کی کوشش کرے اور ان کے ایسے احکام ماننے سے انکار کر دے جو **معصیت خدا اور رسول** کے مترادف ہوں۔

جزاک اللہ خیراً